© rasailojaraid.com

جناب ملک عبدالرشید عراقی (سوہدرہ)

تاریخ و سیر

حضرت حسن رضؓ

حضرت حسن رضؓ، حضرت علی رضؓ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ کی ولادت رمضان ۳ھ میں ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ سے بیحد محبت فرماتے تھے۔

آپ کی عمر ۸ سال کی تھی جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ عہدِ صدیقی اور فاروقی میں آپ کا بچپن تھا۔ شیخین کا سلوک آپ سے محبت آمیز تھا۔ جب حضرت عمر رضؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں کبار صحابہ کرامؓ کے وظائف مقرر کئے تو آپ نے حضرت حسن رضؓ کا بھی ۵ ہزار ماہانہ وظیفہ مقرر کیا۔ اگرچہ آپ کبار صحابہ رضؓ کے زمرے میں نہیں آتے تھے اور یہ حضرت عمر رضؓ نے صرف محبت کی وجہ سے کیا۔

عہدِ عثمانی میں آپ پورے جوان ہو چکے تھے اور حضرت عثمان رضؓ کے عہد ہی میں آپ کی عملی زندگی کا آغاز ہوتا ہے اور سب سے پہلے آپ نے طبرستان کی مہم میں حصہ لیا۔

جب حضرت عثمان رضؓ کے خلاف تحریک چلی تو آپ اس وقت مدینہ میں موجود تھے۔ اور جب باغیوں نے آپ کے مکان کا محاصرہ کیا۔ تو حضرت علی رضؓ نے آپ کو حضرت عثمان رضؓ کی حفاظت کے لئے بھیجا۔ چنانچہ آپ نے نہایت شجاعت اور بہادری سے حملہ آوروں کی مدافعت کی اور باغیوں کو اندر گھسنے سے روکا۔ اور آپ اس مدافعت میں شدید زخمی ہو گئے مگر باغیوں کی طاقت زیادہ تھی وہ بزور چھت پر چڑھ کر اندر گھس گئے اور حضرت عثمان رضؓ کو شہید کر دیا۔ حضرت علی رضؓ کو جب حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے جوشِ غضب میں حضرت حسن رضؓ کو طمانچہ مارا کہ تم نے کیسی حفاظت کی کہ باغی اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب ہو گئے۔

حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کے بعد جب مسندِ خلافت خالی ہو گئی تو مسلمانوں کی نگاہِ انتخاب حضرت علی رضؓ پر پڑی۔ حضرت حسن رضؓ نے حضرت علی رضؓ کو اس موقعہ پر مشورہ دیا کہ جب تک تمام ممالکِ اسلامیہ کے مسلمان آپ سے خلافت کی درخواست نہ کریں آپ اس وقت تک خلافت کو قبول نہ کریں۔ اس کے جواب میں حضرت علی رضؓ نے فرمایا: "خلیفہ کے انتخاب کا حق صرف مہاجرین و انصار کو ہے، تمام ممالکِ اسلامیہ کے مسلمانوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو نہیں۔ جب مہاجرین و انصار کسی کو منتخب کر لیں تو تمام ممالکِ اسلامیہ کے مسلمانوں پر اطاعت واجب ہو جاتی ہے اور اس کے بعد حضرت علیؓ نے خلافت کو قبول کر لیا۔ انہوں نے حضرتِ حسنؓ کے مشورہ کو قبول نہ کیا۔

جنگِ جمل جو حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان ہوئی، اس کا بنیادی مقصد "قصاصِ عثمانؓ" تھا۔ جب حضرت علیؓ جنگ کے لئے تیار ہو گئے تو حضرت حسنؓ نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ جنگ نہ کریں۔ اور مدینہ واپس تشریف لے چلیں۔ مگر حضرت علیؓ نے یہ مشورہ قبول نہ کیا۔ دوسری طرف حضرت عائشہؓ کی جانب سے حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ میدان میں آ چکے تھے چنانچہ حضرت حسنؓ کو بھی چار و ناچار حضرت علیؓ کی حمایت میں جنگ میں حصہ لینا پڑا۔

اس کے بعد جنگِ صفین جو حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان ہوئی، اس میں بھی آپ شریک ہوئے اور التوائے جنگ پر جو عہد نامہ مرتب ہوا، اس میں شاہد تھے۔

سنہ۴۰ھ میں حضرت علیؓ نے شہادت پائی اور حضرت علیؓ سے آپ کے ہوا خواہوں نے آخری وقت میں حضرت حسنؓ کی خلافت کے بارے میں دریافت کیا تو آپؓ نے فرمایا:

"نہ میں حکم دیتا ہوں اور نہ میں روکتا ہوں"

حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائے تو حضرت حسنؓ نے ان سے بیعت لے لی۔ لیکن بعد میں یہ دیکھ کر کہ خلافت کا مسئلہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان متنازعہ فیہ ہے، آپ حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے آپؓ کا گذارہ مقرر کر دیا اور آپ معہ اہل و عیال مدینہ تشریف لے گئے۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہوئی کہ "میرا یہ بیٹا مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا"۔

فضائل:

جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے، اس وقت حضرت حسنؓ کی عمر ۸ سال تھی اور ظاہر ہے اتنی چھوٹی عمر میں براہِ راست فیضانِ نبوی سے بہرہ یاب ہونے کا کیا موقع مل سکتا ہے۔ تاہم آپ نے جس باپ کے زیر سایہ پرورش پائی وہ علم کا مجمع البحرین تھے اور حضرت حسنؓ اس دریا سے سیراب ہوئے تھے۔

مکارمِ اخلاق میں آپ خلقِ رسولؐ کا نمونہ تھے۔

استغناء اور بے نیازی آپ کا بنیادی وصف تھا۔ اور خلافت جیسے منصب سے دست بردار ہو جانا اس کا بین ثبوت ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صلح جو اور نرم دل تھے۔ جنگ و جدل کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔ شر انگیزی، قتل و غارت اور فتنہ و فساد سے آپ کو سخت نفرت تھی۔

عبادتِ الٰہی آپؓ کا محبوب ترین مشغلہ تھا اور وقت کا کثیر حصہ اس میں صرف کرتے تھے۔

ضبط و تحمل میں آپ کا درجہ بہت بلند ہے مخالفین کی ترش باتیں سن کر خاموش رہتے اور کوئی جواب نہ دیتے۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ سے اور آپ کے چھوٹے بھائی حضرت حسینؓ سے غیر معمولی محبت اور شفقت تھی۔ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا:

"خدایا میں ان (دونوں) کو محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان کو محبوب رکھ اور ان کو محبوب رکھنے والے کو بھی محبوب رکھ!" (مسلم کتاب الفضائل، باب فضائل الحسن والحسین)

نیز فرمایا:

"اہلِ بیت میں مجھ کو حسنؓ اور حسینؓ سب سے زیادہ محبوب ہیں" (ترمذی فضائل حسنؓ و حسینؓ)

باختلاف روایات آپ نے ۴۹ھ یا ۵۰ھ میں وفات پائی۔ آپؓ کی خلافت کی مدت چھ ماہ تھی۔

اسے ضرور پڑھیئے!

سالانہ زرِ تعاون کے خاتمہ کی اطلاع خریداروں کو ایک ماہ قبل دے دی جاتی ہے اور آئندہ شمارہ بذریعہ وی پی روانہ کرنے سے قبل ان کیلئے بہت کافی وقت ہوتا ہے کہ وہ اپنا زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمادیں یا دس پیسے کا کارڈ روانہ کرکے دفتر کو مطلع کرسکیں کہ وہ آئندہ خریداری جاری نہیں رکھنا چاہتے۔ لیکن اس کے باوجود بعض حضرات بڑے اطمینان سے وی پی واپس کردیتے ہیں۔ ایک ایسے پرچہ کے ساتھ، جس کو محض دینی خدمت سمجھ کر چلانے کیلئے ہمیں فائدہ کی بجائے ہر ماہ ایک ہزار روپیہ کا خسارہ برداشت کرنا پڑتا ہے، ان کا یہ رویہ انتہائی نامناسب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے اس رویہ کے باعث دینی خدمت کا یہ سلسلہ خدانخواستہ رک جائے۔ اور اس کا بار بلاشبہ ایسے لوگوں کی گردن پہ ہوگا جو ادارہ کو صرف اپنے تساہل کی وجہ سے نقصان پہنچاتے ہیں۔

علاوہ ازیں ایسے اصحاب جن کو پرچہ اعزازی روانہ کیا جاتا ہے، اسے اپنا مستقل حق تصور نہ کرلیں۔ ادارہ نے اگر انکو سالہا سال تک مفت دینی لٹریچر مہیا کیا ہے تو اب انہیں بھی ادارہ سے تعاون کرنا چاہیئے۔ جہاں تک ادارہ کی دینی خدمت میں مسلسل کوشش کا تعلق ہے، اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ قیمتوں میں تین گنا اضافہ اور دیگر مالی پریشانیوں کے باوجود

© rasailojaraid.com